سوال

ایک پچاس سالہ مطلقہ عورت کوایک چون سالہ شخص کا علم ہوااس شخص کی طرف میلان کی سب سے بڑی وجہ اس کا دیندار ہونا ہے کیونکہ وہ دینی امور کا التزام کرتا ہے حالانکہ وہ تنگ دست اور فقیر بھی ہے لیکن دین کی وجہ سے میں اس کی طرف مائل ہوں میں بھی دین پر عمل کرنے والی ہوں اوراسی طرح اللہ کا خوف رکھتی ہوں، میرا ارادہ ہے کہ اپنے آپ کو عفیف بناؤں اوراس کی تنگ دستی کے باوجواس شخص سے شادی کرلوں، لیکن میری ماں اس کی تنگ دستی کی بنا پر اس سے شادی کی رغبت نہیں رکھتی، کیا اگر میں اس سے شادی کرلوں توگنہگار تو نہیں ہونگی ؟ اور کیا اگر میں اپنے خاوند کا خرچ برداشت کروں توکیا مجھے اسکا اجروثواب حاصل ہوگا، میرا مہر صرف ایک انگوٹھی ہے کیونکہ میں مادہ پرست عورت نہیں، اورمیں اللہ کےلیے خیر وبھلائی کے کام کرنا چاہتی ہوں یہ علم میں رہے کہ بیس برس سے میں مطلقہ ہوں، اوراپنی بیس سالہ بچی کی تربیت کی بنا پر میں نے آنے والے ہر رشتہ کو ٹھکرادیا تھا، اوراسی طرح اپنے والدکی دیکھ بھال کرتی رہی ہوں اوراب وہ فوت ہوچکے ہیں اللہ ان پر رحم کرے، جب فوت ہوئے تووہ مجھ پر بہت خوش تھے اوراب میں محسوس کرتی ہوں کہ میرا خاوند ہونا چاہیے برائے مہربانی اس کے متعلق مجھ کچھ معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

جواب

الحمد للہ

اگر اس شخص کا دین اوراخلاق صحیح اورپسندیدہ ہے تواس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے وہ فقیر اورتنگ دست ہی ہے؛ کیونکہ ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اوراخلاق تمہیں پسند ہو توتم اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی کردو، اگر ایسا نہیں کروگے توزمین میں وسیع وعریض فساد بپا ہوجا ئیگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

اوراس کےلیے آپ کی رضامندی سے آپ کا مال لینے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کواپنے خاوند کا خرچ برداشت کرنے اوراس کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا اجروثواب حاصل ہوگا اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

چنانچہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑدیں ت واسے شوق سے خوش ہوکر کھاؤالنساء (4) .

اورپھر فقروتنگ دستی کوئی عیب نہیں، کیونکہ مال توآنے جانے والی چیز ہے، اور فقیر وتنگ دست غنی ومالدار بھی ہوسکتا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم میں سے جو مرد وعورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کردو، اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس وتنگ دست بھی ہوں گے تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنادے گا، اللہ تعالی کشادگی والااور علم والا ہے النور (32) .

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی والدہ کو مطمئن کریں اوراس کے سامنے واضح کریں کہ معیار مال نہیں، بلکہ تقوی اور عمل صالح معیار ہے

اوراگر آپ کی والدہ اپنی رائے پر اصرار کرے اور آپ کے خیال میں آپ کا اس شخص سے شادی کرنا صحیح ہے، نکاح کے صحیح ہونے کےلیے آپ کی شادی میں آپ کا ولی ہونا ضروری ہے نکاح کےلیے ولی کی شرط ہے، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور عورت کا ولی اس کا والد پھر اس کا بیٹا اور پھر اسکا بھائی پھر اس کا بھانجا اور پھر اس کا چچا اور پھر چچا کا بیٹا جو کہ عصبہ کی ترتیب سے ہوتا ہے

اوراگراس کا ولی نہ ہو تو پھر قاضی اس کی شادی کریگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اوراگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہیں اس کا حکمران ولی ہوگا"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور پھر عورت کا شادی کرنے کی کوشش اور مہر میں آسانی کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کافی عقلمند ہے اور اس کی سوچ بھی اچھی ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے سب معاملات میں آسانی پیدا کرے، اور آپ کی راہنمائی فرمائے

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

93543